Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ نمبر ۱۶۸ جمعرات ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ ۲۳ وفا ۱۳۶۰ ہش ۲۳ جولائی ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ٹیلیفون ۴۴۹ قیمت ۵۵ پیسے

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۱ وفا/جولائی۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو ہمیشہ ہی صحت وسلامتی اور خیر وعافیت سے رکھے آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں روح القدس کی تائید سے نوازے اور آپ کو بھرپور انداز میں کام کرتے چلے جانے والی لمبی اور بابرکت زندگی عطا فرمائے۔ آمین ؂

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کامل وعاجل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؂

مکرمی مولوی منیر احمد صاحب سابق مبلغ سویڈن حال مربی لاہور ۱۴ر جولائی بروز منگل بس کے ایک حادثہ میں زخمی ہوگئے ہیں اور ہنسلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اس وقت گوجرانوالہ میں زیر علاج ہیں۔ دوست ان کی جلد شفایابی کے لیے دعا فرمائیں۔

محمد اسماعیل منیر ربوہ

مکرمہ پارس بی بی صاحبہ سابق کارکنہ فضل عمر ہسپتال ربوہ سخت علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

رمضان شریف کے بابرکت ایام میں احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں جلد از جلد صحت کاملہ سے نوازے اور ہر قسم کی تکلیف دور فرمائے۔ آمین

لیڈی ڈاکٹر فہمیدہ منیر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

خاکسار کے مثانہ میں سے پیشاب کی نلکی اب نکال دی گئی ہے اب اُٹھ کر چل پھر سکتا ہوں اور پیشاب بھی از خود آتا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے میری تکلیف کو رفع کرے اور شفائے کامل عطا کرے۔ آمین ؂

محمد صدیق امرتسری کوثر نرسنگ ہوم 5/8
میو روڈ۔ راولپنڈی

جماعت احمدیہ کا نواسی واں جلسہ سالانہ

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال جماعت احمدیہ کا نواسی واں سالانہ جلسہ ۲۶۔۲۷۔۲۸۔ فتح ۱۳۶۰ ہش (دسمبر ۱۹۸۱ء) بروز ہفتہ۔ اتوار۔ سوموار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ!

احباب اس بابرکت جلسہ میں شمولیت کے لیے ابھی سے تیاری شروع کردیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرتِ اقدس

دُنیا کا حقیقی نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جنہوں نے روشنی عطا کرکے رات کو دن بنا دیا

آپ وہی آفتابِ صداقت ہیں جن کے قدموں پر ہزاروں مُردے شرک اور دہریت اور فسق وفجور کے جی اُٹھے

"دنیا میں ایک رسول آیا تاکہ ان بہروں کو کان بخشے کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا ہے اور کون بہرا؟ وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا اور نہ اس رسول کو جس نے نئے سرے سے زمین پر توحید کو قائم کیا۔ وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا اور پھر با اخلاق انسان سے با خدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا۔ وہی رسولؐ ہاں وہی آفتاب صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مردے شرک اور دہریت اور فسق اور فجور کے جی اُٹھے اور عملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا ..... جس نے مکہ میں ظہور فرما کر شرک اور انسان پرستی کی بہت سی تاریکی کو مٹایا۔ ہاں دنیا کا حقیقی نور وہی تھا۔ جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنا دیا۔ اس کے پہلے دنیا کیا تھی اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی؟ یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے جس کے جواب میں کچھ دقت ہو۔ اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لیے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اُس جنابؐ عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے اور اس سچے معبود کی عظمت اوتاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی اور ذلیل مخلوق کو اس ذوالجلال وقدوس کی جگہ پر بٹھایا تھا۔ اور یہ ایک سچا فیصلہ ہے کہ اگر یہ انسان اور حیوان اور درخت اور ستارے درحقیقت خدا ہی تھے جن میں سے ایک یسوع بھی تھا تو پھر اس رسول کی کچھ ضرورت نہ تھی لیکن اگر یہ چیزیں خدا نہیں تھیں تو وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کے پہاڑ پر کیا تھا۔ وہ کیا دعویٰ تھا۔ وہ یہی تھا کہ آپ نے فرمایا۔ کہ خدا نے دنیا کو شرک سخت تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لیے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اس رسول مقبول نے اس دعویٰ کو پورا کرکے دکھلا دیا۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہوسکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اُٹھو اور گواہی دو کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ

باقی صفحہ پر

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۰ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ

۲۳ وفا ۱۳۶۰ ہش

"ہمہ گیر روحانی انقلاب برپا ہونے کی ضرورت"

روزنامہ "جنگ" راولپنڈی بابت ۱۸ جولائی ۱۹۸۱ء کے صفحہ ۳ پر جناب رئیس امروہوی کا ایک فکر انگیز مضمون "یہ تضاد کیا ہے؟" کے زیرِ عنوان شائع ہوا ہے اس میں وہ رقمطراز ہیں:۔

"ایک مسلمان جب مسجد میں قدم رکھتا ہے تو اس پر خشوع و خضوع کی عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ وعظ سنکر خوفِ خدا اور خطرۂ عقبےٰ سے دل دھڑکنے لگتا ہے، بے ساختہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں لیکن جونہی وہ مردِ مسلمان، وہ بندۂ خدا، وہ پانچوں وقت کا نمازی، وہ پکا روزہ دار بازار یعنی معاملات دنیا کی طرف رجوع کرتا ہے تو عالم یہ ہوتا ہے کہ "ہیچ کافر نہ کند آنچہ مسلماں کردند"۔ وہ کاروبار میں یہودی، ناپ تول میں بنیا اور معاشی معاملات میں چھٹا ہوا بدمعاش ثابت ہوتا ہے۔ یہ کیا تضاد ہے اور اس تضاد کو ہم نے کس طرح اپنی شخصی اور اجتماعی زندگی کا جزو بنا لیا ہے؟ یہ بات غور طلب ہے۔"

جناب رئیس امروہوی نے مسلمانوں کی شخصی اور اجتماعی زندگی میں پائے جانے والے اس انتہائی خطرناک تضاد کی نشاندہی پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اس تضاد کی وجہ بھی بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ انتہائی خطرناک تضاد مسلمانوں کی شخصی اور اجتماعی زندگی کا جزو کیوں اور کیسے بنا۔ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں:۔

"درحقیقت ہمارے اپنے ذہن میں خدا کا جو تصور قائم ہو گیا ہے یا کر دیا گیا ہے، ہم جس طرح ذاتِ باری کے بارہ میں سوچتے ہیں اور قوانین سزا و جزا کے بارہ میں ہمارے جو تصورات ہیں ان کا سرچشمہ ہمارا اپنا تجربہ اور اپنا اندازِ نظر ہے۔ عام آدمی کے خیال میں اگر انسان دینی شعائر اور مذہبی فرائض پابندی سے ادا کرتا ہے تو وہ رضائے الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے اور جب وہ رضائے الٰہی کا مستحق ہو جاتا ہے تو اگر وہ رمضان میں آٹھ آنے سیر کے آلو آٹھ روپے سیر بیچے اور آئندہ مالی فوائد حاصل کرنے کے لئے اشیائے ضرورت کا ذخیرہ کرے۔ سود کی کمائی سے زکوٰۃ ادا کرے، سمگلنگ کے پیسے سے حج کرے، رشوت کی رقم میں سے خیرات و صدقات کرتا رہے تو چنداں مضائقہ نہیں۔ کیونکہ اس سادہ لوح کے خیال کے مطابق جب روزِ حشر میزانِ عدل قائم کی جائے گی اور میزان کے ایک پلڑے میں اس کی نمازیں، اس کے روزے اور اس کی زکوٰۃ کی رقمیں اور اس کے سفرِ حج رکھے جائیں گے۔ اور میزان کے دوسرے پلڑے میں اس کی نفع اندوزی نفع خوری، رشوت ستانی، مردم آزاری، بندگانِ خدا کے حقوق کا اتلاف اور دوسرے گناہوں کی گٹھڑی رکھی جائے گی تو انشاء اللہ تعالےٰ نیکی کا پلڑا بدی کے پلڑے سے بھاری رہے گا۔ لہٰذا جنت واجب! عدلِ الٰہی کے بارہ میں خام کار انسان کا یہ تصور سو فیصد کاروباری ہے۔ یعنی اگر ہم نے سو نیکیاں (بخیال خود) کی ہیں تو ہمیں نوے گناہ کرنے کا حق حاصل ہے، پھر بھی دس نیکیاں فاضل نکلیں گی اور اللہ سے اپنا حساب چکتا کرا لیں گے۔"

جناب رئیس امروہوی نے خیر و شر اور جزا و سزا کے اس سراسر غیر اسلامی تصور کو بجا طور پر کاروباری ذہنیت ریاکاری اور منافقت سے تعبیر کیا ہے اور لکھا ہے کہ اسلامی تعزیرات اور وعظ و نصیحت سے فساد زدہ معاشرہ کی اصلاح ممکن نہیں ہے بلکہ اس کے لئے ہمہ گیر روحانی انقلاب برپا ہونا ضروری ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"فرد کی منافقت (دل و دماغ کی کشمکش) کا نفسیاتی علاج ممکن ہے لیکن معاشرے کے منافقانہ رویہ کی اصلاح ممکن نہیں جب تک ایک ہمہ گیر روحانی انقلاب برپا نہ ہو۔"

ہمہ گیر روحانی انقلاب کی ضرورت ہمہ گیر فساد کی آئینہ دار ہے اور ہمہ گیر فساد کی یہ کیفیت فساد کی اس کیفیت کے عین مطابق ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ سے معاً قبل رونما ہو کر اپنی انتہاء کو پہنچ چکی تھی اور جسے خدا تعالےٰ نے بحر و بر میں رونما ہونے والا فساد قرار دے کر اس کے متعلق قرآن مجید میں فرمایا:۔

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُم بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

(الروم آیت ۴۲)

ترجمہ:۔ (اس زمانہ میں) خشکی اور تری میں لوگوں کی کرتوتوں کی وجہ سے فساد نمایاں ہو گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا لوگوں کے عملوں کے کچھ حصہ کی سزا (اس دنیا میں) دے گا تاکہ وہ (اپنی نافرمانی سے) لوٹ آئیں۔

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ ہمہ گیر فساد کو دور کرنے والا ہمہ گیر روحانی انقلاب فساد زدہ معاشرے کے بگڑے ہوئے افراد کی مادی کوششوں سے نہ ماضی میں کبھی برپا ہوا اور نہ آئندہ کبھی ہوگا۔ ہمہ گیر روحانی انقلاب تو ہمیشہ خدا تعالےٰ اپنے منتخب بندگانِ اخص کے ذریعہ خود برپا کرتا ہے۔ اصلاح کی غرض سے اس کی طرف سے جاری ہونے والے منصوبہ کی مخالفت کر کے نہیں بلکہ اس سے موافقت کر کے ہی ہمہ گیر فساد دور ہوگا اور ہمہ گیر روحانی انقلاب منصۂ شہود پر آئے گا۔ آخری زمانہ میں رونما ہونے والے اس ہمہ گیر فساد اور اسے دور کرنے والے آسمانی منصوبہ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود نشاندہی فرما دی تھی۔ اس آسمانی منصوبہ کے ساتھ موافقت اور ہم آہنگی اختیار کئے بغیر ہمہ گیر روحانی انقلاب کے برپا ہونے کی امید عبث ہے۔

منبع فیض و عطا بجز مصطفےٰ کوئی نہیں

تیرے بن یا رب ہمارا آسرا کوئی نہیں
اور دنیا میں خدا تیرے سوا کوئی نہیں

ہیں ہمارے کارواں سالار ختم المرسلیں
اور اب نوعِ بشر کا پیشوا کوئی نہیں

ذات میں انکی نمایاں ہیں تری ذات و صفات
مظہرِ کامل سوا ان کے ترا کوئی نہیں

تیری ہر خوبی کا ان میں عکس ہے جلوہ نما
اُن سا بزمِ دو جہاں میں آئینہ کوئی نہیں

تجھ کو پانے کا وسیلہ ہیں محمدؐ ہی فقط
اور در تجھ تک پہنچنے کا کھلا کوئی نہیں

حضرتِ احمدؑ بھی ثمرہ ہیں انہیں کے فیض کا
منبعِ فیض و عطا بجز مصطفےٰ کوئی نہیں

جانتا ہے تو ہیں عاشق ہم ترے قرآن کے
راز تجھ سے تیرے بندوں کا چھپا کوئی نہیں

کر رہے ہیں چار سو اس کی اشاعت بولا
مدعا اس سے بجز تیری رضا کوئی نہیں

ساری قوموں پر تو اب یہ راز کر دے آشکار
راہِ حق راہِ محمدؐ کے سوا کوئی نہیں

ہم ترے ہیں جب تو حال اپنا کہیں کیوں غیر سے
تیرے بن پُرساں ہمارے حال کا کوئی نہیں

کون مومن ہے تری دنیا میں اور کافر ہے کون
درحقیقت اس سے تجھ بن آشنا کوئی نہیں

کاش ہو جائے رضا حاصل تری صدیق کو
اور اس کی زندگی کا مدعا کوئی نہیں

محمد صدیق امرتسری
مبلغ نظارت اشاعت ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کی اہمیت اور اسکی پانچ برکات

(مکرم چوہدری صفدر نذیر جاوید صاحب مربی سلسلہ مقیم مرید کے)

روزہ اسلام کی ایک اہم عبادت ہے جو انسان کی ترقی کا ایک اہم ذریعہ ہے یہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے اور اسے نماز کے بعد اسلامی عبادات میں دوسرا مقام حاصل ہے اس کی فرضیت کا اعلان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

يَآ أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(البقرہ - ۱۸۴)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزہ کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تا تم (روحانی اور اخلاقی) کمزوریوں سے بچو۔

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ میں الصیام کا الف لام تخصیص کا ہے اور اس سے مراد رمضان المبارک کے روزے ہیں اور رمضان رمض سے مشتق ہے جس کے معنے تپش اور جلن کے ہیں۔ اس ماہ کا نام رمضان رکھے جانے کی مفسرین نے متعدد وجوہ لکھی ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضؓ فرماتے ہیں

رمضان کا نام اس لئے رمضان رکھا گیا ہے لِاَنَّ الذُّنُوْبَ تَرْمُضُ فِيْهِ

اس میں روزوں کی جو عبادت بجالائی جاتی ہے اس سے گناہ جل جاتے ہیں پھر رمضان کے معنے حرارت ایمان کے بھی ہیں جو روزوں کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے

خدا تعالیٰ کے نزدیک سال کے سارے مہینے اور موسم برابر ہیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں رحمتوں اور برکتوں کو کسی خاص وقت اور کسی خاص گھڑی میں مقید نہیں کیا جا سکتا ان کے دروازے ہر وقت کھلے رہتے ہیں لیکن بندہ چونکہ کمزور ہے اور خطاء نسیان کا پتلا ہے اس لئے وہ سال کے بارہ مہینے خدا تعالیٰ کی طرف پوری توجہ نہیں رکھ سکتا اور عبادات میں زیادہ وقت خرچ نہیں کر سکتا بلکہ وہ اکثر بے توجہی سستی اور غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے سال میں ایک ماہ کو اپنے غیر معمولی فیضان کے لئے خاص کر دیا ہے تا امت مسلمہ اس کی طرف متوجہ ہو اور اپنی بے توجہی اور غفلت کی وجہ سے ان عظیم برکات و افضال اور رحمتوں سے محروم نہ رہے جو اس ماہ سے مخصوص کر دی گئی ہیں قرآن کریم احادیث نبویہ حضرت اقدس اور آپ کے جانشینوں کی تحریرات اور کتب میں رمضان المبارک کی بہت سی برکات و افضال کا ذکر کیا گیا ہے ان بہت سی برکات و افضال میں سے صرف پانچ کا ذکر کیا جاتا ہے جو سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً اپنے خطبات اور تقاریر میں بیان فرمائی ہیں تا جماعت کے افراد انہیں پیش نظر رکھتے ہوئے رمضان المبارک کے باقی دنوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں

۱۔ ماہ رمضان کی پہلی برکت یہ ہے کہ ایمان کے بیج کو مضبوط کرنے کے سامان اس میں زیادہ پائے جاتے ہیں خشوع و خضوع۔ تضرع اور ابتہال اور عاجزی اور فروتنی کی حالتیں اس مہینے میں بمقابلہ دوسرے مہینوں کے زیادہ میسر آتی ہیں۔ علاوہ ازیں اس مہینے میں گو حسناتِ دنیا کے حصول کی جد وجہد کی اجازت دی گئی ہے لیکن اس کے مقابلہ میں دوسرے مہینوں میں زیادہ دی گئی ہے۔ اس مہینے میں زیادہ زور عبادت پر دیا گیا ہے چنانچہ نماز تہجد کے نوافل میں انسان قربانی اور ایثار دکھاتا ہے بعض صورتوں میں نماز باجماعت سے استثناء بھی جائز ہے یعنی نماز کے لئے مسجد میں نہ جانا قابل اعتراض نہیں ہوتا لیکن رمضان کے بارہ میں یہ کہا گیا کہ مسجدوں میں زیادہ تعداد میں اور کثرت سے آؤ پھر اور عبادتیں ہیں یہ ساری عبادتیں انسان کے لئے جنگلے کا کام دیتی ہیں۔ انسان تکبر غرور اور خود پسندی کے کانٹے دار جھاڑیوں کے جنگل میں سرگردان ہونے سے بچ جاتا ہے کیونکہ اسے محاسبہ نفس کے مواقع رمضان میں کثرت سے میسر آتے ہیں ..... خضوع کی حالت رمضان کے مہینے میں دوسرے مہینوں کی نسبت زیادہ میسر آتی ہے"

(الفضل ۵ر نومبر ۱۹۷۲ء صفحہ ۳)

۲۔ قرآنی ارشاد

اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ

کے اندر تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔

اوّل یہ کہ یہ وہ مہینہ ہے جس میں نزول قرآن کریم کی ابتدا ہوئی احادیث اور کتب (تاریخ) سے پتہ چلتا ہے کہ رمضان کے آخری حصہ میں قرآن کریم نازل ہونا شروع ہوا تھا اور پھر رمضان کے آخری حصہ کا انتخاب جو خدا تعالیٰ نے کیا وہ بغیر کسی حکمت اور وجہ کے نہیں ہو سکتا"

۲۔ دوم۔ اس کے بارے میں قرآن کریم نے تاکیدی اور تفصیلی ..... احکام نازل کئے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کوئی حکم تاکید کے ساتھ نازل فرماتا ہے تو اس لئے نازل فرمایا ہے کہ اس حکم کو بجا لا کر بندہ اپنے رب کی بہت سی برکتوں کو حاصل کرے۔

۳۔ سوم یہ وہ مہینہ ہے جس میں کہ بار بار سارا قرآن کریم نازل ہوتا رہا ہے۔ کیونکہ احادیث میں یہ امر بڑی وضاحت سے بیان ہوا ہے کہ ہر رمضان کی پہلی رات سے آخری رات تک جبرائیل علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول فرماتے اور اس وقت تک جتنا قرآن کریم نازل ہو چکا ہوتا آپؐ سے مل کر اس کا دور کرتے اس طرح وہ نازل شدہ قرآن کریم آپؐ پر ایک دفعہ بذریعہ وحی نازل ہوتا اور ہر سال ایسا ہوتا تھا۔

(الفضل ۱۹ر جنوری ۱۹۴۴ء صفحہ ۳)

۳۔ رمضان کے مہینے اور رمضان کے روزوں اور عبادات کا بڑا گہرا تعلق قبولیت دعا کے ساتھ ہے اللہ تعالیٰ نے اسی لئے یہ فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے رکھا جاتا ہے اور میں خود اس کی جزا ہوں گا اور وہ اس کی جزا بن جاتا ہے اسے اپنا قرب عطا کرتا ہے اور اپنے پیار اور محبت کا سلوک اس سے کرتا ہے اور پیار اور محبت کے سلوک میں بڑا ہی پیارا سلوک قبولیت دعا کا ہے۔

(الفضل ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۲)

"اللہ تعالیٰ کے مومن بندے اس مہینہ کے اندر اپنے سہام اللیل یعنی رات کے تیروں کو جو دعاؤں کی صورت میں آسمان کی طرف چلا رہے ہوتے ہیں تیز کرتے ہیں اسی طرح ان تیروں کا اثر اس ماہ میں بڑھ جاتا ہے اور اس کی کاٹ تیز ہو جاتی ہے اور جن اغراض کے لئے ان تیروں کو استعمال کیا جاتا ہے وہ اغراض اسی ماہ میں بطریق احسن حاصل ہو جاتی ہیں"

(الفضل ۱۹ر جنوری ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

۴۔ "روزہ کا مطلب صرف بھوکا رہنا نہیں بلکہ ماہ رمضان کی عبادت دراصل بہت سی عبادات کا مجموعہ ہے اس میں ایک نمایاں چیز جو ہمیں نظر آتی ہے وہ جسمانی ضرورتوں سے انقطاع کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا اور اس میں محو ہونے کی کوشش کرنا ہے ہمارے کھانے پینے کے اوقات بھی ۲۴ گھنٹے کا کچھ حصہ لے جاتے ہیں لیکن اگر صحیح طور پر روزے کا استعمال ہو اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض لوگ تو رمضان میں شائد موٹے ہو جاتے ہیں صبح و شام خوب پراٹھے کھاتے ہیں اور اس وہم میں کہ کہیں کمزور نہ ہو جائیں عام غذا کی نسبت رمضان میں زیادہ کھانے لگ جاتے ہیں ان کی یہ بات بھی غلط ہے لیکن وہ لوگ جو روح رمضان کو سمجھتے اور اس کے مطابق اپنی جسمانی ضرورتوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنے روحانی قویٰ کو تیز کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس کے نتیجہ میں (ایک اصلاح ہے) کہ تنویر قلب ہوتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ روحانی قویٰ تیز ہو جاتے ہیں"

(الفضل ۱۳ر اکتوبر ۱۹۷۱ء صفحہ ۴)

۵۔ "وہ تمام عبادات جن کا تعلق رمضان سے ہے اگر تم بجا لاؤ گے تو تین باتیں تمہیں حاصل ہو جائیں گی تین برکتوں کے تم وارث ہو گے اور وہ تین برکتیں یہ ہیں کہ تمہیں ہدایت ملے گی ہدایت تمہارے دلوں میں بشاشت پیدا کرے گی اور یہ شوق پیدا کرے گی .... کہ ہدایت کے اس مقام پر ٹھہرنا ٹھیک نہیں جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ استعداد دی ہے کہ ہم ہدایت کی سیڑھیوں پر درجہ بدرجہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں تو پھر ہمیں آگے چلنا چاہیئے اور مزید رفعتوں کو حاصل کرنا چاہیئے"

(الفضل ۲ر دسمبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۳)

"اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کی زندگی میں اس فرقان کو قائم کرے جو اس کو دوسروں سے ممتاز کرنے والا ہو"

آمین

(الفضل ۵ر جولائی ۱۹۸۱ء صفحہ ۴)

"ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف مذاہب میں روزے

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب، ربوہ

اسلام نے ہر ایک صحت مند اور بالغ عورت اور مرد کے لئے رمضان شریف کے مہینہ میں روزے رکھنا فرض قرار دیا ہے۔ البتہ بیمار اور مسافر کو یہ رعایت دی گئی ہے کہ وہ بعد میں روزوں کی گنتی پوری کر سکتا ہے یعنی رمضان شریف کی بجائے وہ دوسرے مہینوں میں روزے رکھ سکتا ہے۔ روزوں سے متعلق قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے:۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

(سورۃ البقرۃ ع ۱۵۴)

یعنی اے مسلمانو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جسطرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے۔ تاکہ تم تقویٰ اختیار کر سکو۔

قرآن شریف کی اس پاکیزہ آیت سے واضح ہے کہ اسلام سے قبل مختلف مذاہب میں بھی روزے فرض کئے گئے تھے اور دوسری قوموں میں بھی ان روزوں کی پابندی کی جاتی تھی۔ چنانچہ ہندوؤں اور سکھوں میں بھی روزے رکھنے کا رواج رہا ہے۔ اور سناتن دھرم سے تعلق رکھنے والے لوگ تو اب تک اپنے مقررہ روزے رکھتے چلے آرہے ہیں۔ اس بارہ میں مرقوم ہے:۔

"ورت:۔ فاقہ رکھنا یا کسی سنجم (کفایت شعاری) سے کھانا کھانا"

(سری گورو گرنتھ کوش ص ۱۶۹، ص ۱۱۴۵)

"برت:۔ کسی دن بھوکے رہنا یا بہت ہی تھوڑا کھانا یا روز کی روٹی چھوڑ کر کچھ اور کھانا۔"

(سری گورو گرنتھ کوش ص ۴۲)

گویا کہ ہندو مذہب میں بعض ایسے روزے بھی ہیں۔ جن میں روٹی تو نہیں کھائی جا سکتی البتہ پھل وغیرہ کھانے کی اجازت ہے۔ سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے اس تعلق میں بیان کیا ہے کہ:۔

ورت۔ کھانا پینا مقررہ وقت تک ترک کر دینا۔ اس کا نام اس لئے ورت رکھا گیا ہے کہ ورت رکھنے والا یہ عہد کرتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک یہ چیزیں استعمال میں نہیں لائے گا۔

ہندو مذہب میں ورتوں (روزوں) کی کوئی بھی شخص گنتی نہیں کر سکتا۔ کوئی دن اور مہینہ ایسا نہیں جب کہ کسی نہ کسی کا روزہ جائز اور ضروری نہ ہو۔ بہت مشہور روزے ایکادشی (گیارہویں) وغیرہ کے ہیں۔

دیگر مذاہب میں بھی روزوں کو بہت اہمیت اور فضیلت حاصل ہے۔ بائیبل اور قرآن شریف میں بھی متعدد قسم کے روزے مذکور ہیں۔ مگر خاص طور پر یہودیوں کے چالیس اور مسلمانوں کے تیس روزے ہی مشہور ہیں۔ ان روزوں میں دن بھر کا کھانا پینا ممنوع ہے۔ البتہ رات کے وقت کھایا پیا جا سکتا ہے۔"

(انسائیکلو پیڈیا آف سکھ لٹریچر ص ۸۳۴)

ہندوؤں میں ایکادشی (گیارہویں) کے روزہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس تعلق میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

"ایکادشی۔ چاند کے مہینہ کی..... گیارہویں تاریخ۔ وشنو مت کے لوگ ایکادشی کو روزہ رکھنا ثواب کا موجب سمجھتے ہیں۔ اس دن اناج کھانا گناہ تسلیم کیا جاتا ہے۔"

(انسائیکلو پیڈیا آف سکھ لٹریچر ص ۹۸)

گویا اس روزہ میں صرف اناج کھانا ہی ممنوع ہے۔ باقی چیزیں کھائی جا سکتی ہیں۔ اس تعلق میں "وردھ ہاریت سمرتی" کے چوتھے ادھیائے میں مرقوم ہے۔ کہ اگر کوئی براہمن اس دن روزہ نہ رکھے یعنی اناج کھائے تو ایسے شخص کو گدھے پر چڑھا کر ملک سے جلاوطن کر دیا جائے۔ گویا کہ ایکادشی (گیارہویں) کے دن جو کہ سناتن دھرمیوں کے نزدیک ہر دو مرد و عورت کا دن ہے۔ روزہ رکھنا بہت ضروری ہے اور جو شخص اس دن روزہ نہ رکھے اس کے لئے جلاوطنی کی سزا مقرر ہے۔

ہندوؤں میں ایک دن نرجلا ایکادشی بھی ہے جسے بڑی گیارہویں کہا جا سکتا ہے اور یہ دن سال میں ایک مرتبہ آتا ہے۔ اس دن بھی روزہ رکھا جاتا ہے۔ مگر یہ روزہ کچھ عجیب قسم کا ہے۔ کیونکہ اس روزہ میں آم چوسنا، آڑو کھانا، کھیرے اور خربوزے کھانا وغیرہ جائز سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

"نرجلا ایکادشی۔ جیٹھ شدی گیارہ۔ جس دن ہندو مذہب کی کتب میں نہانا اور پانی پینا ترک کر دینا مرقوم ہے۔ سورج کے طلوع ہونے سے لے کر ایکادشی کا تمام دن اور رات بغیر پانی پیئے رہنا ہے اور دوادشی کو صبح کے وقت نہا کر روزہ کو افطار کرنا ہے (ملاحظہ ہو ہر بھگتی دلاش)

لیکن آج کل اس کے خلاف دیکھنے میں آتا ہے۔ ایک شاعر کے مندرجہ ذیل اشعار سے آپ کو نرجلا ایکادشی کے دن کھانے پینے کا یہ حال معلوم ہوگا۔

اب سوا سو چوس آٹھ سو آڑو کھاوے
کھیرے کئی ہزار ککڑی کھیت مکاوے
دہی کٹورے چار گھڑے دودھ کے پیئے
لڈو پیڑے ادھک نوچے خالی کئے
ایہ بھانت دوس بیتے بھیو نرجلا ایکادشی
رین صبر کر سو رہے بھور ہوئے گا دوادشی

(انسائیکلو پیڈیا آف سکھ لٹریچر ص ۵۳۲)

یعنی سوا سو آم۔ آٹھ سو آڑو۔ کئی ہزار کھیرے اور خربوزوں کا کھیت ختم کیا جا سکتا ہے۔ دہی کے کٹورے چار گھڑے اور دودھ کے دو پیئے جا سکتے ہیں۔ لڈو پیڑے بھی بہت کھائے جا سکتے ہیں اور نوچے خالی کئے جا سکتے ہیں۔ اس طرح دن گذار کر نرجلا ایکادشی کا روزہ رکھا جاتا ہے۔ رات صبر سے سو کر گذاری جائے۔ صبح کو دوادشی ہوگی۔

ہندو مذہب میں ایک روزہ "اہوئی" دیوی کا بھی مقرر ہے۔ یہ روزہ عام طور پر کنواری ہندو لڑکیاں رکھا کرتی ہیں۔ اس تعلق میں یہ مرقوم ہے:۔

"اہوئی ـــ یہ کنواری لڑکیوں کی قابل پرستش دیوی ہے۔ اسوج کی نوراتوں میں کنواری لڑکیاں اس دیوی کا بت بنا کر دیوار پر لگاتی ہیں اور اشٹمی کو روزہ رکھ کر دھوپ دیپ سے یعنی خوشبو اور دیئے جلا کر مورتی کی پوجا کرتی ہیں اور کاتک کی چاندنی ایکم کو مورتی پانی میں بہا دیتی ہیں۔ متھرا کے ضلع میں رادھا کنڈ پر کاتک بدی آٹھ کو "اہوئی دیوی کا بہت بڑا میلہ لگتا ہے"

(گورمت پربھاکر ص ۶۵۶ جھان کوش ص ۲۵)

سناتن دھرمی ہندوؤں میں ہری کرشن جی کے جنم دن کے موقعہ پر بھی روزہ رکھنے کا رواج ہے سکھ تاریخ میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ گورو ارجن جی کے ایک سکھ بھائی کلیان ریاست منڈی میں گئے وہاں ان کی موجودگی میں جنم اشٹمی کا دن آگیا۔ اس دن تمام ریاست کے لوگوں نے ورت (روزہ) رکھا۔ جیسا کہ بھائی سنتو کھ سنگھ جی کا بیان ہے:۔

جنم اشٹمی کو دن آوا
سگل منگر نر برت رکھاوا
نرپ کی آگیا پوریں ہوئی
ٹھاکر برت رکھو سب کوئی

(گورپرتاپ سورج راس ۳-۱ سو ۳۰)

یعنی۔ جنم اشٹمی کا دن آیا تو سارے شہر کے لوگوں نے روزہ رکھا راجہ نے یہ حکم نافذ کر دیا کہ اس دن سب لوگ روزہ رکھیں اور کوئی بھی بغیر روزہ کے نہ رہے۔

سکھ مذہب میں روزے:۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ زمانہ کے اکثر سکھ روزہ رکھنے کے خلاف ہیں مگر جہاں تک قدیمی سکھوں کا تعلق ہے وہ بعض دنوں میں روزے رکھا کرتے تھے۔ چنانچہ "خالصہ دھرم شاستر" میں مرقوم ہے کہ":۔

خدا تعالےٰ کی عبادت کرنے والے خاص دنوں میں اور تیوہاروں میں ..... تھوڑے وقت کے لئے کھانا پینا ترک کر دینا اور خدا تعالےٰ کی عبادت میں مصروف رہنا جیسا کہ براہمن مذہب میں ایکادشی اور جنم اشٹمی وغیرہ کے متعدد روزے مقرر ہیں گورمت میں بھی پورن ماشی (گورو نانک کے جنم دن) اور جنم سپتمی (گورو گوبند سنگھ کی پیدائش کے دن) وغیرہ کے روزے مقرر ہیں۔ لہٰذا گورو کے سکھوں کو وہی روزے رکھنا جائز ہیں۔ جن کے رکھنے سے گورو اور اکال پورکھ یاد آئے۔ اور جن روزوں سے گورو اکال پورکھ بسر جائے۔ ایسے روزے جائز نہیں ہیں۔"

(خالصہ دھرم شاستر ص ۳۸۵)

اس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔

"پورن ماشی کا روزہ تو سکھوں کے لئے بہت ہی اعلیٰ ہے۔ سری گورو نانک دیو جی کے ظہور کا دن ہے اس دن کو خدا تعالیٰ کی عبادت اور جوڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں گذارنا چاہیئے .....
اس روزے میں سارا دن بھوکا رہنے کا بھی طریق نہیں ہے۔ ایک وقت کھانا کھانے کا دستور ہے البتہ نمک کا استعمال جائز نہیں"

(خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۳۸۶)

گویا کہ سکھوں کے اس روزہ میں نمک کا استعمال ناجائز ہے کھانا ایک وقت کھایا جا سکتا ہے اس ضمن میں یہ بھی مذکور ہے کہ :-

"پورا تن زمانہ کے خالصہ جی اپنے پنتھ کو سورج بنسی تصور کر کے اتوار کا بھی روزہ رکھا کرتے تھے جس کا اب رواج نہیں ہے"

(خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۳۸۶)

سکھ مذہب کی رو سے محض کھانا پینا ترک کر دینا روزہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے جسم کے اعضاء کو ہر قسم کی برائیوں سے بھی روکے۔ سکھ کتب میں زبان ہاتھ اور کان وغیرہ کا روزہ بھی بیان کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے :-

"روزہ رکھنے کا بھی حکم ہے کیا روزہ رکھا جائے۔ آنکھوں کا روزہ۔ زبان کا روزہ۔ کانوں کا روزہ۔ ہاتھوں کا روزہ۔ پیروں کا روزہ۔ اندری کا روزہ۔ ناک کا روزہ۔ یہ روزہ رکھا جائے کہ آنکھوں سے کسی بھی غیر محرم عورت کی زینت کو نہ دیکھا جائے۔ دوسروں کی دولت پر بھی نظر نہ ڈالی جائے۔ زبان سے جھوٹ نہ بولا جائے۔ کسی کی نندہ نہ کی جائے اور نہ زیادہ چسکے ہی لئے جائیں۔ خود بخود جو ملے وہ اختیار کیا جائے۔ کانوں سے دوسروں کی چغلخوری نہ کرے۔ ہاتھوں سے دوسروں کا مال نہ ہتھیائے۔ غیر محرم عورتوں کو نہ چھوئے۔ پیروں سے بُرے کاموں کی طرف نہ جائے۔ ناک سے بدبُو نہ لے۔ اچھی خوشبو ہی لے اور خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرے۔ یہ روزے جو شخص رکھے گا وہی کامیاب ہوگا اور اس پر نزع کا وقت بھی آسان ہوگا اور خدا تعالیٰ اسے ہمیشہ یاد رہے گا"

(پریم کارگ اومیائے صفحہ ۱۸۔ گورمت سدھاکر صفحہ ۴۴۸)

گویا کہ کسی انسان کا محض کھانا پینا ترک کر دینا اور برائیوں میں مبتلا رہنا اسے روزہ کی برکات اور فیوض سے محروم کر دیتا ہے۔ ایسا شخص روزے نہیں رکھتا بلکہ فاقہ کشی کرتا ہے۔ اس لئے ہر روزہ دار کے لئے ضروری ہے کہ وہ نہ تو اپنے ہاتھ سے کوئی بُرائی کرے اور نہ آنکھوں سے بلکہ اپنے جسم کے ہر عضو کی حفاظت کرے تاکہ اس سے کسی قسم کا بھی گناہ سرزد نہ ہو سکے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے وہی حقیقی روزہ دار ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک روزہ دار کو اس کی توفیق دے

سکھ کتب میں اسلامی روزوں کا ذکرِ خیر

سکھ مذہب کی مقدس کتاب سری گورو گرنتھ صاحب میں اسلامی روزوں کا ذکر خیر کیا گیا ہے۔ چنانچہ گورو نانک جی نے اپنے کلام میں تیس روزوں کا رکھنا ضروری بیان کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے

"تیہہ کر رکھے پنج کر ساتھی ناؤں شیطان مت کٹ جائی۔

(سری راگ محلا ۱ صفحہ ۲۴)

گورو نانک جی کے اس ارشاد میں استعمال شدہ الفاظ تیس اور پانچ کے معنے سکھ ودوانوں نے تیس روزے اور پانچ نمازیں بیان کی ہیں (ملاحظہ ہو مہان کوش صفحہ ۲۳۶۹ گورو گرنتھ کوش صفحہ ۷۴۳ گورو گرنتھ کوش صفحہ ۷۴۳)

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک جی کے اس ارشاد کے معنے یوں بیان کئے گئے ہیں۔

"تو نے تیس روزے رکھے ہیں اور پانچ نمازیں ساتھی بنا کر پڑھی ہیں لیکن دیکھنا کہ جس کا نام شیطان ہے۔ وہ کہیں تیرے سارے اعمال کو ضائع نہ کر دے۔ یعنی اس بات کا خیال رہے کہ محض شریعت ظاہرہ طور پر ہی پوری نہ کی جائے۔ اور دل سے شیطانیاں نہ چھوڑی جائیں"

(شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۲۴)

یعنی برائیوں میں مبتلا انسان کی نمازیں بھی رائیگاں جائینگی اور روزے بھی بے سود رہیں گے۔ روزوں اور نمازوں کے ساتھ ساتھ دل کی پاکیزگی بھی اشد ضروری ہے۔ پاک دل اور نیک دل لوگ ہی خدا کے حضور مقبول ہوتے ہیں اور ان کی یہی نمازیں اور روزے سُودمند ثابت ہوتے ہیں۔

سکھ کتب سے یہ امر واضح ہے کہ گورو نانک جی سال بھر مکہ معظمہ میں رہے تھے۔ (ملاحظہ ہو سکھی تے سکھ اتہاس صفحہ ۴۱ جنم ساکھی بھائی من سنگھ صفحہ ۴۱۲۔ جنم ساکھی گورو نانک دیو جی سوڈھی مہربان والی صفحہ ۴۵۳) سے پورا سال انہوں نے وہاں تلاوت قرآن مجید (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بالا (اردو) صفحہ ۱۴۹) نمازیں پڑھنے (ملاحظہ ہو آدسا کھیاں صفحہ ۱۴۱ جنم ساکھی گورو نانک دیو جی صفحہ ۱۰۳) اور روزے رکھنے میں گذارا تھا (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۹۴) سوڈھی مہربان جی بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ گورو نانک جی نے خود بھی بیان فرمایا تھا کہ میں روزہ دار ہوں جیسا کہ مرقوم ہے :-

"بابے نانک جی کہیا۔ بھائی صاحب آپ کا خدا بھلا کرے میں کتنے دنوں سے روزہ دار ہوں۔

(جنم ساکھی سری گورو نانک دیو جی صفحہ ۴۵۲)

سکھ کتب میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ :-

سنو پیر بہاوالدین آکھی نانک شاہ
چاروں راہ خدا دے سن کرمن میں لاہ
اوّل راہ شریعتے غسل خرابیت ناہ
بھلا مناون سبھیں برا نہ سنی کان
روزہ نمازاں بندگی اور ریاضت سار
ترک عمل وقار سب راہ طریقت دمار

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۵)

گورو جی نے ایک اور مقام پر طریقت کی تشریح میں فرمایا ہے

"طریقت کہتے ہیں کہ نماز روزہ بھی شریعت والوں کی طرح ادا کرنا اور بزرگوں کی خدمت کرنا اور ان سے محبت کرنا"

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صفحہ ۴۱۶)

جنم ساکھی ولایت والی میں گورو جی کا یہ ارشاد ہے کہ۔

روزہ بندگ قبول
مارمنو آدر شٹ کر باندھو دوڑ طلب دلیل
تیس دن سوں رنگ راکھو پاک مرد اصیل
سُرت کا تو راکھ روزہ شرت تجھے چاؤ
آتمے کو نگاہ راکھو سنو تو علماؤ
تج سواد سچ بکار رسنا اندیش من دگر
مہرے من ماہیں رکھو کفر تج تکبیر
نام لہر بجھائے من تے ہوئے رہو بھڑور
کہے نانک راکھ روزہ صدق رہی منصور

(جنم ساکھی ولایت والی)

گورو نانک جی کے اس پاکیزہ شبد کے پیش نظر ایک سکھ ودوان سردار جی۔ بی سنگھ جی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر جنرل نے یہ بیان کیا ہے کہ :-

"تکبیر کا مطلب اللہ اکبر کا نعرہ لگانا ہے۔ گورو جی کو اس سے دشمنی نہیں ہو سکتی تھی۔ اور نہ روزہ رکھنے سے وہ خود برت (روزے) رکھا کرتے تھے"

(رسالہ پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۴ء)

گورو نانک جی کے اس مندرجہ بالا ارشاد کا خلاصہ مطلب یہی ہے کہ ہر اس روزہ دار کی عبادت قبول ہوگی جو صدق دل سے محض اللہ کی خاطر روزہ رکھے گا اور ہر قسم کی برائیوں سے بچتا رہے گا۔ اور اپنے خیالات بھی قابو میں رکھے گا۔ یعنی ادھر ادھر بھٹکنے سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ ایسا روزہ دار کفر کو ترک کر کے اللہ اکبر کا نعرہ لگانے والا قرار پائے گا ایسا روزہ رکھنے والے کا دل صدق سے بھر جائے گا۔ ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں۔

"گوربانی میں ہم ..... مسلمانوں کے پیغمبروں۔ نمازوں ..... روزوں وغیرہ کی مخالفت کم ہی دیکھتے ہیں۔ اکثر جگہ ان کی تعریف ہی کی گئی ہے اور عزت سے یاد کیا گیا ہے۔"

(رسالہ سنت سپاہی امرتسر جنوری ۱۹۶۲ء)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف کرم ہے بار بار
تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

اللہ تعالیٰ کا مومنین سے یہ وعدہ ہے کہ جو شخص اس کے دیئے ہوئے مال میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو وہ کئی گنے بڑھا کر پھر اسے واپس کرتا ہے۔ اس سے زیادہ فائدہ مند سودا ہمارے لئے اور کیا ہو سکتا ہے۔ پس ہمیں اس سودے سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو جزا کا مستحق قرار دینا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

یہ بھی آپ کی دعاؤں کے حقدار ہیں

رمضان المبارک عبادتوں، قربانیوں اور دعاؤں کا مہینہ ہے۔ قبولیتِ دعا کے ان مبارک ایام میں جہاں آپ اسلام کی ترقی کے لئے، اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے دعائیں کریں وہاں ان بھائیوں اور بہنوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جو اپنے اخراجات میں کمی کر کے اشاعت اسلام کے لئے بڑھا چڑھا کر چندہ دیتے ہیں اور ان ننھے مجاہدین کو بھی یاد رکھیں جو اپنے معصوم دلوں میں خدا کی محبت لئے ہوئے اپنے چھوٹے سے جیب خرچ سے کچھ بچا کر غلبۂ اسلام کی مہم کی کامیابی کے لئے چندہ دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دینی و دنیوی فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء!

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان برائے سال ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

علمی تصانیف پر ساڑھے سات ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں:۔

پہلا انعام: بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورتِ نبوت۔ معیارِ شناختِ نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام: اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام: تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام: اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ۔ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام: کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں اور اس کی ایک نقل مؤلف اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ (ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہنمائی کرسکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام شمار اور شائع ہوسکے گا۔

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہوسکے گی۔

(الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے مصنفین کی ہدایت کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کرلیں۔ (ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے بڑا حصہ کو بطور اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مطبوعہ مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو۔ اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائیلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کرسکتا ہے۔ یعنی رائیلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔ (ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کرسکتا ہو۔ اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو۔ تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

نصرت جہاں کے واقفین توجہ فرمائیں

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ امسال بھی اپنی روایتی شان کے ساتھ مرکز سلسلہ ربوہ میں ۱۰ اگست تا ۲۵ اگست تعلیم القرآن کلاس کا اجرا ہو رہا ہے۔ اس کلاس کے پروگرام میں علم قرآن۔ علم حدیث۔ علم فقہ اور علم کلام حضرت اقدس کے روح پرور اور پر مغز خزائن سے نئی نسل کو روشناس کرانا شامل ہے۔

مجلس نصرت جہاں کے تمام واقفین کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے۔ کہ اس کلاس میں شامل ہوں اور دنیوی علوم کے ساتھ علم دین بھی حاصل کرکے دنیا کے لئے نافع الناس وجود بنیں تا غلبۂ اسلام کی مہم کو سر کرنے کے لئے جن مجاہدین کی ضرورت ہے علوم ظاہری و باطنی ان کا طرۂ امتیاز ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔

نوٹ: اپنی آمد کی اطلاع دفتر میں بھی دیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم چوہدری حاکم علی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مؤرخہ ۱۵ جولائی بروز بدھ وار بوقت ۲½ بجے بعد دوپہر وفات پا گئے ہیں۔ (اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ)

مرحوم موصی تھے۔ پابند نماز۔ دعاگو۔ تہجد گزار۔ نیک۔ تلاوت قرآن پاک نہایت رقت اور خوش الحانی سے کیا کرتے تھے۔ حضرت اقدس کے اشعار نہایت شوق سے پڑھتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ سلسلہ کی تحریکات مالی میں سرگرم حصہ لیا۔

مرحوم کا جنازہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھایا۔ موصی ہونے کی وجہ سے مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا اور قبر پر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے دعا کروائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چار لڑکے دو لڑکیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(مجید احمد عارف زعیم مجلس خدام الاحمدیہ فیکٹری ایریا ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ اور اس کی حقیقت

(مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ میرپور خاص سندھ)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ

(البقرہ آیت ۱۸۴)

ترجمہ: یعنی اے مومنو! تم پر روزے رکھنے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

قرآن کریم نے روزہ کے لئے صوم کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ارکان اسلام میں صوم یعنی روزہ کو تیسرا اہم رکن قرار دیا گیا ہے۔ صوم کے معنی عربی لغت میں رُکنے اور چپ رہنے کے ہیں۔ ایک حقیقی مومن اور مسلمان ماہ صیام میں دن کے وقت کھانے پینے کی اشیاء سے رُکا رہتا ہے اور غیبت چغلی۔ بدگوئی سے اپنے آپ کو روک لیتا ہے۔ اور محض خدا تعالیٰ کی خاطر فطری خواہشات سے بھی کنارہ کش ہو جاتا ہے۔ عربی زبان میں صائم اس گھوڑے کو بھی کہا جاتا ہے جو چلنے پھرنے اور چارہ کھانے سے رُک جائے۔

قرآن کریم کے پُرغور مطالعہ اور تدبّر سے یہ حقیقت باآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ روزہ انسان کی ان مخفی قوتوں اور جذبات پر حکومت کرنے کا عزم ایک مومن کے دل میں پیدا کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ تعلیم و تربیت پاکر وہ مقام شرف کو پالیتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس کی تخلیق میں مقدر کیا ہے جب وہ اپنی طبعی خواہشوں اور نفس امارہ پر حکومت کرنے کا اہل ہو جاتا ہے تو اسے کائنات پر حکومت کا بھی استحقاق حاصل ہو جاتا ہے۔

دراصل روزہ تقویٰ و طہارت اور پاکیزگیٔ قلب و نظر کا ریفریشر کورس ہے۔ اس ریفریشر کورس کا تعلق انفرادیت سے بھی ہے اور اجتماعیت سے بھی کیونکہ روزہ کے ذریعہ ایک مومن اپنے اوپر ایک ایسی کیفیت پیدا کر لیتا ہے۔ جو سال کے باقی گیارہ ماہ میں اس کے عزم کو قائم رکھتی ہے۔

ان باتوں سے معلوم ہوا کہ قوت ضبط اور جذبات نفسانی پر قابو پانے کا نام ہی روزہ ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے پینے، افعال شنیعہ بجالانے اور ازدواجی تعلقات سے رکے رہنے کو صوم یا روزہ کہتے ہیں۔

قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ صرف امت محمدیہ پر ہی فرض نہیں کیا گیا۔ بلکہ پہلی تمام اُمتوں پر بھی روزے رکھنے فرض کئے گئے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔

قرآن کا یہ اعلان جو آج سے چودہ سو سال قبل ہوا جبکہ زمانہ جاہلیت کی زندگی گزار رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی صداقت پر ایک زندہ دلیل ہے۔ کیونکہ یہودیوں عیسائیوں میں بھی چالیس دن روزہ رکھنا پایا جاتا ہے۔ ایسا ہی ہندوؤں میں بھی روزہ کا وجود پایا جاتا ہے لیکن اسلام نے روزہ کو احسن رنگ میں لوگوں کی بھلائی فائدہ اور تقویٰ کے لئے پیش کیا ہے۔

انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا میں لکھا ہے کہ "کسی ایسے مذہب کا ہم نام نہیں لے سکتے جسکے مذہبی نظام میں روزہ تسلیم نہ کیا گیا ہو قطع نظر اسکے کہ اصول اور طریق عمل میں حالات کے اعتبار سے کچھ اختلاف ہو"۔

دراصل اللہ تعالیٰ کا لوگوں کو روزہ کا حکم دیکر مشکل یا مصیبت میں ڈالنا مقصود نہ تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ لوگ اپنی فطری صلاحیتوں کو اجاگر کریں اور کثافت آلود زندگی سے اپنے آپ کو اور اپنی روح کو بچائیں اور اللہ تعالیٰ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میرے بندے محض میرے لئے کتنی قربانی کرنے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ روزہ کے ذریعہ سے انسان کو بھوکا اور پیاسا رکھ کر اس کے دل میں غریبوں، مسکینوں اور یتیموں کے لئے ایک تڑپ پیدا کرنا چاہتا ہے۔

روزہ کا ثواب

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان کیوجہ سے اور ثواب کی خاطر رمضان کے روزے رکھے گا اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جائیں گے

(بخاری شریف)

اسی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کسی کا روزہ افطار کرائے گا اللہ تعالیٰ اس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ۔

روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا اور بدلہ عطا کروں گا۔

اور جو شخص سچے دل اور صحیح روح کے ساتھ روزہ رکھے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے اور روزہ اور قرآن قیامت کے دن مومن کے لئے سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ اے میرے خدا میں نے اس شخص کو دن میں کھانے اور دوسری لذتوں سے روکا تو یہ رکا رہا۔ تو اُسے میرے رب اس شخص کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔

(بیہقی)

روزہ کی روح

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ روزہ کی روح کیا ہے؟

روزہ کی روح یہ ہے کہ انسان ان فروج کی حفاظت کرے جن سے شیطان داخل ہو کر انسان کی روحانیت اور اخلاق کو تباہ کر دیتا ہے۔ پس روزہ کی روح یہ ہے کہ انسان تمام جوروح پر حکومت کرنے کا اہل ہو تاکہ بُرے اعمال سرزد ہونے کا اندیشہ نہ رہے۔ کیونکہ فقط سارا دن کھانے پینے سے اپنے آپ کو روکے رکھنا کسی کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

"کئی روزہ دار ہیں کہ انکو روزہ سوائے بھوکے رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں۔ اور کئی تہجد گزار ہیں کہ ان کو سوائے بیداری کے کچھ حاصل نہیں۔ یہ وہی لوگ ہیں۔ جو روزہ یا قیام کا جسم تو پاتے ہیں مگر یہ جسم ایک مردہ ہستی ہوتی ہے جس میں زندگی کی روح نہیں ہوتی۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو بھی اور تمام مسلمانوں کو صحیح رنگ میں روزہ رکھنے اور ماہ صیام سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

درخواستِ دُعا

خاکسار کے بھتیجے عزیزم لطیف احمد سلمہ اللہ کے گردہ کا اپریشن ۱۹ جولائی کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے اپریشن کامیاب ہوا۔ گردہ میں جو پتھری تھی وہ نکال دی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد پیدا ہونے والی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ اور کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

سلطان احمد پیر کوٹی۔ ربوہ

میرے خالو جناب مہر محمد صاحب قریشی مالک دارالادویات راولپنڈی یکم رمضان کو مختصر علالت کے بعد فوت ہو گئے ہیں۔

اپنے خاندان میں واحد احمدی تھے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمادے۔ آمین۔ اُسی دن آپ کو ربوہ لے جاکر دفنایا گیا۔

نصیر احمد نسیم حلقہ سیٹلائٹ ٹاؤن غربی (راولپنڈی)

جنوب مشرقی ریجن امریکہ کی جماعتوں کا جلسہ یوم قدرتِ ثانیہ

(مکرم منور احمد سعید صاحب۔ صدر جنوب مشرقی ریجن امریکہ)

جماعت ہائے احمدیہ جنوب مشرقی امریکہ جس میں واشنگٹن، بالٹی مور اور یارک کی جماعتیں شامل ہیں۔ یوم قدرتِ ثانیہ کے موقعہ پر مسجد احمدیہ بالٹی مور میں جمع ہوئیں۔ تینوں جماعتوں سے تقریباً ڈیڑھ صد احباب نے شمولیت کی۔

جلسہ کا آغاز ڈاکٹر مغفور احمد صاحب نے قرآن مجید کی سورۃ النور کی آیت استخلاف کی تلاوت اور اس کے انگریزی ترجمہ سے کیا۔ جس کے بعد بالٹی مور جماعت کے صدر برادر عبدالحفیظ صاحب نے تمام مہمانوں کو بالعموم اور ہمارے نووارد مبلغ مکرم انعام الحق صاحب کوثر کو جماعت احمدیہ بالٹی مور کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ بعد ازاں بالٹی مور کے دو بلالی احمدی اطفال الیاس اور جمال نے قدرتِ ثانیہ اور اس کی اہمیت پر مختصر مگر دل محبت کا اظہار کرنے والی تقاریر کیں۔

مکرم انعام الحق صاحب کوثر نے "قدرتِ ثانیہ کی برکات" پر ایک جامع خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے خلافت کا مقام، اس کی اہمیت اور اس کی برکات بیان کیں اور مختلف واقعات بیان کرتے ہوئے اپنے نکات پر مزید روشنی ڈالی۔

محترمی مبشر احمد صاحب نے "اسلامی خلافت کے کارنامے" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے خلفائے راشدین کے کارناموں اور دینِ حق کے استحکام کے لیے ان کی کوششوں پر ایک اجمالی نظر ڈالنے کے بعد خلفاء کے علمی کارناموں کا خصوصی ذکر کیا۔

بالٹی مور کے نومسلم برادر حمزہ نے حضرت اقدس کی بعض پیش گوئیوں اور ان کی جو تفاسیر حضرت مصلح موعود نے کی ہیں، کا ذکر کرنے کے بعد امریکی مسلمانوں کی توجہ ان کی ذمہ داریوں کی طرف دلائی۔

آخری خطاب محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج کا تھا۔ موصوف نے قرآن کریم، احادیث اور حضرت اقدس کی کتب سے استدلال کرتے ہوئے ایک جامع تقریر فرمائی۔ اس کے بعد موصوف نے اجتماعی دُعا سے جلسہ کا اختتام فرمایا۔

نماز ظہر و عصر کے بعد جماعت بالٹی مور نے تمام مہمانوں کی پُرتکلف کھانے سے تواضع کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ بقیہ صفحہ اول سے

علیہ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ..... اندھے مخلوق پرستوں نے اس بزرگ رسول کو شناخت نہیں کیا جس نے ہزاروں نمونے سچی ہمدردی کے دکھلائے، لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت پہنچ گیا ہے کہ یہ پاک رسولؐ شناخت کیا جائے۔ چاہو تو میری بات لکھ رکھو کہ اب کے بعد وہ مردہ پرستی روز بروز کم ہوگی یہاں تک کہ نابود ہو جائیگی۔ کیا انسان خدا کا مقابلہ کرے گا؟ کیا ناچیز قطرہ خدا کے ارادوں کو ردّ کر دے گا؟ کیا فانی آدم زاد کے منصوبے الٰہی حکموں کو ذلیل کر دینگے؟ اے سننے والو سنو! اور اے سوچنے والو! سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہوگا اور وہ جو سچا نور ہے چمکے گا۔"

(تبلیغ رسالت جلد ششم صـ۹)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

"تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى"

حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے فرمایا:۔

"انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی برعایت اسباب ظاہری مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کہنا پڑا۔ خدا نے بھی اپنے قانون تشریعی میں بہ تصدیق اپنے قانون قدرت کے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کا حکم دیا۔"

مخلصین جماعت احمدیہ نے ہر مطالبہ پر نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ بلند کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کا ہر قدم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اب بھی ان کا فرض ہے کہ اپنی شاندار روایات کے پیش نظر "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ جزاکم اللہ خیرًا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے اعلانات

(۱) مرکزی امتحانات کے حل شدہ پرچے جلد واپس بھجوا دیں۔ (۲) ماہ اگست کے مطالعہ کی کتاب "گناہ سے نجات" مقرر ہے۔ (۳) مرکزی مقالہ بعنوان جنگ موتہ و غزوہ تبوک

حجم:۔ دس ہزار الفاظ۔ اوّل انعام -/۷۰۰ روپے دوم انعام:۔ -/۵۰۰ روپے سوم انعام:۔ -/۳۰۰ روپے

آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۱ء۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

رمضان المبارک

رمضان المبارک کی برکات سے خود بھی خوب استفادہ فرمائیں اور اپنی دعاؤں میں "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کے مجاہدین (ڈاکٹرز اور ٹیچرز) کو بھی ضرور یاد فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے بلائی بھائیوں کی شاندار خدمات کی توفیق دیتا چلا جائے تا غلبہ اسلام کی مہم جلد تر سر ہو! آمین!!

نیز آج کل مغربی افریقہ کے احمدیہ سکولوں میں تعمیر کا کام بھی جاری ہے ان کی جلد تکمیل کے لئے بھی احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں!

(سیکرٹری نصرت جہاں ربوہ)

ضروری اعلان

احباب کی سہولت کے لیے مکرم منور احمد صاحب (مشین آلٹو موہنی بازار) برائے ضلع نواب شاہ الفضل کا نمائندہ مقرر کیا جاتا ہے۔ احباب اُن سے پورا پورا تعاون فرمائیں اور جو بھی رقم انہیں الفضل کے حساب میں ادا کی جائے اس کی رسید حاصل کریں۔ ممنون ہونگا۔

مینیجر الفضل ربوہ

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کی چھوٹی بچی عزیزہ آمنہ ملک بعمر ۳ ماہ تقریباً ۲½ ماہ سے بیمار ہے اور اس وقت حالت تشویشناک ہے۔ نیز خاکسار کی والدہ اہلیہ ملک محمود احمد صاحب ریلوے انجینئر لاہور جوڑوں کے درد کی وجہ سے ۸ ماہ سے بیمار ہیں۔ تقریباً ایک ماہ افاقہ کے بعد دوبارہ تکلیف شروع ہوگئی ہے۔ ان مردوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ملک نسیم احمد۔ ربوہ)

(۲) اس عاجز نے حضرت اقدس کے خاندان کا ایک شجرہ نسب تیسری بار بھر ڈرافٹ کیا ہے (۶۰" × ۳۰") مگر میری بیماری کی وجہ سے اس کا اگلا کام طباعت کا رک گیا ہے لہٰذا اس بابرکت علمی خزانہ کی تکمیل اور میری صحت کے لئے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ یہ چارٹ طبع ہونے کے اللہ تعالیٰ سامان پیدا فرما دے۔ اور عاجز کو صحت بخشے

(قریشی محمد حنیف قمر علوی
معرفت دفتر خدمت درویشان ربوہ)

(۳) میری اہلیہ اور بچی آنکھوں کی وبائی مرض میں مبتلا ہیں۔ نیز میری ہمشیرہ گردے میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(نصیر احمد تنویر۔ ساجد ہسپتال ربوہ)

(۴) خاکسار کا تایازاد بھائی برادرم حمید احمد ابن چوہدری غلام رسول صاحب چیمہ آف داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ ٹائیفائڈ بخار میں مبتلا ہے اور بہت زیادہ کمزور ہو چکا ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود انور خوشنویس ربوہ)

میری والدہ محترمہ بیگم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی اسسٹنٹ ڈائریکٹر (بجٹ) بوجہ انفکشن گردہ شدید طور پر بیمار ہیں جس کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

حنیف احمد محمود شاہد مربی سلسلہ احمدیہ
بدوملہی ضلع سیالکوٹ

مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی گوجرانوالہ کے لڑکے عزیز عطاء العزیز احمد کی دائیں آنکھ میں اچانک کھجور کا نوکیلا پتا لگنے سے ایسا زخم آگیا ہے کہ بینائی معطل ہوگئی ہے علاج جاری ہے احباب کرام اس بچہ کی شفا اور بینائی کی بحالی کے لیے دعا فرمائیں۔

سید احمد علی ربوہ
(نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

"الفضل" کی قیمت میں اضافے کی تاریخ

روزنامہ الفضل کی قیمت میں اضافے کا جو اعلان بار بار شائع کیا جا رہا ہے اس سے کچھ غلط فہمی ہوگئی ہے۔ اخبار کی قیمت میں اضافہ ۸ جولائی ۱۹۸۱ء سے کیا گیا ہے۔ تمام ایجنٹ اور قارئین کرام مطلع رہیں۔ بار بار اعلان شائع کرنے کا مقصد تمام احباب کو قیمت کی تبدیلی کے بارے میں مطلع کرنا ہے

(عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں
دیرینہ خادم
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)
گوجرانوالہ • ربوہ
چوک گھنٹہ گھر بالمقابل ایوان محمود
۷۱ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷

ضرورت
فوری طور پر سائیکل مستری کی ضرورت ہے
تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی بالمشافہ گفتگو کریں
رانا محمد الیاس
رانا سائیکل ڈیلرز ریلوے روڈ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴